سوال

(39) نفقہ کے لیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ـ شخص نے اپنی زوجہ سے علیحدگی اختیار کرکے تقریباً عرصہ تین سال سے اپنی زوجہ کے جمیع حاجات مع نان نفقہ کے بند کردیا اور اس سبب سے زوجہ مذکورہ سخت تکلیف میں بتلا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زوجہ مذکورہ اس حالت میں اپنے نکاح کو شخص مذکور سے فسخ کراسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قالوا سبحٰنک لا علم لنا إلا ما علمتنا إنک أنت العلیم الحکیم ۳۲ البقرة

ِ ذات پاک ہے، ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم وحکمت والا تو تو ہی ہے۔''

ِت مذکورہ جب عدم انفاقِ زوج سے تکلیف میں بتلا ہو اور ضرر پائے اور ناچار ہو کر زوج سے نکاح کو فسخ کرانا چاہے تو ذیل کے فتوے کے موافق کراسکتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا (البقرة: ۲۳۱)

ِ انھیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم وزیادتی کے لیے نہ روکو۔''

ِ کریمہ کے تحت میں امام سیوطی ''تفسیر الإکلیل فی استنباط التنزیل'' میں لکھتے ہیں:

ِة، واستدل بہ الشافعی علی أن العاجز عن النفقۃ یفرق بینہ وبین زوجتہ، لأن اللہ تعالی خیر بین اثنین لا ثالث لھما: الإمساک بمعروف، والتسریح بإحسان، وھذا لیس ممسکا بمعروف فلم یبق إلا الفراق''

ِ سے امساک واجب ہے اور اذیت پہنچانے کی حرمت ہے، اسی سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ نفقہ نہ دے سکنے والے شخص اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کردی جائے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو میں سے ایک کا اختیار دیا ہے، تیسری کوئی چیز نہیں ہے: معروف طریقے سے روک لیا جائے یا احس

ِ حدیث شریف میں ہے:

''عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امرأتہ قال: یفرق بینھما'' رواہ الدارقطنی، ھکذا فی منتقی الأخبار لمجد الدین ابن تیمیۃ۔'' (سنن الدارقطنی ۲۹۵/۳)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو اپنی بیوی پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے۔ اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے۔ مجد الدین ابن تیمیہ کی ''منتقی الأخبار'' میں ایسے

اور ''نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار'' ہے:

''وفی الباب عن سعید بن المسیب عند سعید بن منصور والشافعی وعبدالرزاق'' (نیل الأوطار ۲۸۷/۶)

ِ میں سعید بن المسیب کے واسطے سے سعید بن منصور، شافعی اور عبدالرزاق کے ہاں روایت منقول ہے۔''

ِ بلوغ المرام میں ہے:

''عن عمر رضی اللہ عنہ قال: إنہ کتب إلی أمراء الأجناد فی رجال غابوا عن نسائھم أن یأخذوھم بأن ینفقوا أو یطلقوا، فإن طلقوا بعثوا بنفقۃ ما حبسوا'' أخرجہ الشافعی والبیھقی بإسناد حسن۔ (مسند الشافعی ۲۶۱/۱، سنن البیھقی الکبری ۴۶۹/۷)

ِ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت ہے کہ انھوں نے اجناد کے امرا کو ان اشخاص کے بارے میں لکھ بھیجا جو اپنی عورتوں سے لمبے عرصے سے غائب تھے کہ وہ ان کا مواخذہ کریں کہ یا تو وہ اپنی عورتوں کے نفقے کی ذمہ داری لیں یا انہیں طلاق دیں۔ اگر وہ طلاق دیتے ہیں تو پچھلا نفقہ دیں۔ اس کی تخریج شافعی ا

'' سبل السلام شرح بلوغ المرام'' ہے:

''إنہ دلیل علی أنھا عندہ لا یسقط النفقۃ بالمطل فی حق الزوجۃ، وعلی أنہ یجب أحد الأمرین علی الأزواج: الإنفاق أو الطلاق'' (سبل السلام ۲۲۶/۳)

ِ دلیل ہے کہ ان کے نزدیک زوجہ کے حق میں نفقہ تنگ کرنے کی بنا پر ساقط نہیں ہوتا ہے، نیز اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ شوہروں پر دو میں سے ایک امر واجب ہے: انفاق یا طلاق۔''

اور ''زاد المعاد فی ھدی خیر العباد'' ابن قیم رحمہ اللہ میں ہے:

''صح عن عمر رضی اللہ عنہ أنہ کتب إلی أمراء الأجناد فی رجال غابوا من نسائھم فأمرھم بأن ینفقوا أو یطلقوا، فإن طلقوا بعثوا بنفقۃ ما مضی، ولم یخالف عمر رضی اللہ عنہ فی ذلک منھم مخالف، قال ابن المنذر رحمہ اللہ: ھذہ نفقۃ وجبت بالکتاب والسنۃ والإجماع، ولا یزول ما وجب بھذہ الحجج إلا بمثلھا'' انتھی قولہ (زاد المعاد ۵/۱۰۸

ِت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے کہ انھوں نے امرائے اجناد کو ایسے افراد کے بارے میں لکھ بھیجا جو اپنی عورتوں سے غائب تھے کہ یا تو ان کا نفقہ بھیجیں یا طلاق دیں اور اگر وہ طلاق دیتے ہیں تو پچھلا نفقہ بھیجیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی۔ ابن المنذر نے

ِ نا اسی کتاب میں ہے:

ضی اللہ عنہم أوجبوا للزوجۃ نفقۃ ما مضی‘‘ (مصدر سابق)

ابہ رضی اللہ عنہم نے زوجہ کا گزشتہ نفقہ واجب قرار دیا ہے۔‘‘

ارات بالا سے یہ بات بہ خوبی ثابت ہوئی کہ معسر کی بی بی بہ سبب اعسار نان نفقہ وغیرہ کے اپنے نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے۔ علی ہذا القیاس، بلکہ بدرجہ اولی اس سے موسر کی بی بی بھی ان سب وجوہات سے اپنے نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے۔ اس بات کی موید اثر عمر رضی اللہ عنہ موجود ہے۔ کما لا یخفی علی الماہرین۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

ر227

محدث فتویٰ